علم وعمل کا درخشندہ ستارہ

مولانا قاضی عبدالکریم کلاچیؒ

مولانا یحییٰ احمد حقانی

پیدائش وخاندان:......نام: قاضی عبدالکریم بن قاضی نجم الدین بن قاضی عبدالغفار بن محمد مسکین بن قاضی احمد قاضی محمد نجم الدین کے سب سے بڑے فرزند قاضی عبدالکریم صاحب تھے صدیوں سے یہ خاندان علمی آرہا ہے۔ پاکستان بننے سے پہلے انکے آباؤاجداد اور جدامجد انگریز کے دور میں بھی قاضی القضاۃ کے منصب پر فائز تھے اور باقاعدہ انگریز کے دور میں فتوے دیا کرتے تھے۔ حضرت اقدس نے 1919ء میں قاضی نجم الدین کے گھر جنم لیا۔ حضرت اقدسؒ کے تین بھائی اور ایک بہن تھے۔ بھائیوں میں سابق سینٹر مولانا قاضی عبداللطیفؒ، قاضی عبدالرشیدؒ اور قاضی محمد اکرمؒ حضرت نانا جیؒ کی حین حیات میں وفات پا چکے تھے۔ الحمدللہ حضرتؒ کی ہمشیرہ محترمہ بقید حیات ہیں۔

اولاد:......حضرت اقدس کو اللہ نے دو بیٹے اور چار بیٹیوں سے نوازا تھا۔ حضرت کی اہلیہ حضرت کے وصال سے تقریباً آٹھ دس سال قبل وفات پا چکی تھی۔ بڑے بیٹے مولانا مفتی قاضی عبدالحلیم صاحبؒ دل کی شریانیں بند ہونے کے باعث آپکی زندگی میں 2010ء میں 63 سال کی مسنون عمر میں خالق حقیقی سے جاملے اور سب سے بڑی بیٹی کا انتقال بھی آپکی حیات میں ہوا۔ الحمدللہ حضرت کے دوسرے صاحبزادے مولانا قاضی محمد نسیم صاحب عالم وفاضل ہیں اور حضرت کے جانشین اور خلیفہ ہیں۔

حصول تعلیم:......حضرت نانا جیؒ نہایت صغرسنی میں تقریباً دس برس کی عمر میں قرآن مجید کے حافظ وقاری بن گئے، اسی طرح ساتھ ساتھ دینی کتب کا درس بھی اپنے والد ماجد قاضی نجم الدین سے پڑھتے رہے تقریباً چھ ماہ میں پرائمری اعلیٰ نمبروں سے پاس کی۔ ابتدائی کتب اپنے والد محترم سے پڑھے۔ تین سال سراج العلوم سرگودھا اور ایک سال جالندھر میں کسب فیض حاصل کیا۔ تقریباً سترہ اٹھارہ سال کی عمر میں دورہ حدیث ودستار فضیلت 37-1936ء میں دارالعلوم دیوبند سے حاصل کیا۔

مشہور اساتذہ کرام:...... حضرتؒ کے اساتذہ جن سے حضرت نے دارالعلوم دیوبند میں کسب فیض حاصل کیا ان میں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، مولانا اعزاز علی، مولانا محمد ابراھیم بلیاوی، مولانا شمس الحق افغانی، مولانا مفتی محمد شفیع (صاحب معارف القرآن) اور انکے علاوہ مولانا صالح محمد سرگودھا مولانا عبداللہ ساہیوال، مولانا محمد اسماعیل سرگودھا، مولانا خیر محمد جالندھری، مولانا مفتی محمد شفیع سرگودھا رحمہم اللہ شامل ہیں۔

مشہور شاگردان:...... حضرتؒ کے سینکڑوں شاگردوں کے علاوہ چند گنے چنے مشہور شاگرد مولانا محمد زمان صدر مدرس نجم المدارس، مولانا حبیب الرحمٰن عالمی مبلغ کوئٹہ، مولانا عبدالقیوم حقانی، مولانا قاضی عبداللطیفؒ سابق سینیٹر، مولانا قاضی عبدالحلیمؒ، مولانا قاضی محمد اکرمؒ، مولانا قاضی عبدالرشیدؒ، سابق ممبر قومی اسمبلی مولانا نور محمد شہیدؒ وزیرستان۔ مولانا پیر محمد ہارون صاحب سجادہ نشین میاں بہرام صاحب اور پیر قطب الدینؒ سجادہ نشین اٹل شریف شامل ہیں۔

کلاچی میں مدرسہ عربیہ نجم المدارس کا قیام:...... کلاچی کے بعض سرکاری ملازمین وتاجر پیشہ لوگ جو کوئٹہ میں آباد تھے آپ کی عزت بہت زیادہ بوجہ علم وخاندانی قاضی ہونے کی وجہ سے کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آپ اپنے وطن کلاچی میں رہ کر یہ خدمت دین متین انجام دیں، بالخصوص صوفی محمد حسن بادی خیلؒ نے ایک روپیہ چار آنے جمع کر کے نکال دیے کہ اس پر کلاچی میں دینی مدرسہ بنائینگے، یہ مدرسہ کیلئے چندہ ہے حضرت ناناجی فرماتے تھے کہ میں نے اس وقت کہا کہ بس کلاچی میں مدرسہ بن گیا۔ لہذا 1949ء میں نجم المدارس کے نام سے دینی مدرسہ کا بنیاد رکھا گیا۔ حضرت اقدس نے ایک جامع تقریر فرمائی جس میں آپ نے شہری لوگوں کو مدرسہ کے قیام کا مقصد اور اپنے عوام کے فرائض کی طرف توجہ مبذول کراتے ہوئے عوام پر واضح کیا کہ یہ درسگاہ نہ ہماری ہے۔ نہ خاص امراء یا نوابوں کی ہے بلکہ ہم تمام شہریوں و مسلمانوں کی مشترکہ ہے جس میں ہمارا فرض صحیح رہنمائی کرنا ہے آپ لوگوں کا فرض تعاون وحوصلہ افزائی کرنا ہے اور یہ کار خیر ہی باقیات الصالحات میں سے ہے جس کا اجر ہمیں مرنے کے بعد اور روز محشر ملے گا۔

سلسلہ بیعت:...... حضرت ناناجیؒ نے شیخ المشائخ غالباً نام تھا فضل عمر صاحب کابل والے سے سب سے پہلے بیعت کی۔ انکی وفات کے بعد کابل کے کوئی دوسرے حضرت تھے ان سے بیعت کی۔ اسکے بعد مولانا شمس الحق افغانیؒ اور ڈیرہ غازی خان کے حضرت علی المرتضیٰ سے بیعت کا سلسلہ جاری رکھا۔ اسی طرح بہت سے مشائخ عظام نے حضرتؒ کو خلافت سے نوازا، خصوصاً حضرت پیر طریقت مولانا جمیل احمد دہلوی نے خلافت سے نوازا۔ لیکن حضرت نے ہمیشہ یہی کہا کہ میں اس لائق نہیں ہوں اور کسی کو بیعت نہیں دیتے تھے۔

حضرتؒ کی تصانیف ومضامین...... اللہ پاک نے حضرتؒ کو قلم کی روانی بھی عطا فرمائی تھی، حضرت نے جہاد بالقلم بھی کیا۔ حضرت کے سینکڑوں مضامین وقت اور حالات کے مطابق دینی وسیاسی رسائل کی زینت بنتے رہے۔ جو آج بھی رسائل میں محفوظ ہیں اور باقاعدہ کئی کتابوں اور کتابچوں کے مصنف بھی تھے۔ جن میں چند یہ ہیں:

نجم الفتاویٰ چار جلد، اسلام کی بنیادی تعلیمات، اربعین نبوی، شمس العرفان، عقیدہ حیات النبی، منظوم کلام، گلدستہ احادیث، محبوب خدا کا پیغام دکانداروں کے نام، برگ سبز، قنوت نازلہ، مجموعہ مقالات، مکاتیب کریم، دہشت گردی عوامل اور اسکا حل، معزز ممبران پارلیمنٹ کیلئے ایک اہم لمحہ فکریہ، حالات حاضرہ کا مختصر تجزیہ اور اسکا اسلامی حل، اسلامی انقلاب کا قرآنی راستہ، انوار الشمس فی اصحاب الخمس۔

علالت، وصال اور نماز جنازہ:......حضرتؒ کو 2010ء میں پے در پے صدمے ملے، 2010ء میں بڑے بیٹے نجم المدارس کے قائم مقام مہتمم اور مفتی مولانا قاضی عبدالحلیمؒ کی رحلت کا صدمہ برداشت کرنا پڑا، اسکے دو ماہ بعد حضرت اقدسؒ کے چھوٹے بھائی سابق سینیٹر قاضی عبداللطیفؒ کی رحلت ہوئی۔ دو تین سال بعد سب سے چھوٹے بھائی استاذ محترم قاضی محمد اکرم صاحب کا وصال ہوا اور اسی دوران خاندان کے دوسرے افراد بھی لقمہ اجل بنے۔ حضرت قاضی عبداللطیف کی اہلیہ، قاضی عبدالرشید مرحوم کی اہلیہ، ان پانچ سالوں میں خاندان کے کئی افراد کے جدائی کے صدمے برداشت کرنے پڑے۔ خاص کر بیٹے اور بھائی کی جدائی حضرت نانا جیؒ کے صحت پر بہت اثر انداز ہوئی۔ لیکن اس دوران تقریباً 2013ء تک باقاعدگی سے نجم المدارس میں مشکوٰۃ المصابیح کا سبق پڑھاتے رہے۔ اگرچہ اس دوران ذکر واذکار اور سبق کے علاوہ کوئی خاص شناخت نہیں رکھتے تھے، بلکہ یوں کہوں تو بے جا نہ ہوگا کہ حضرتؒ دنیا سے لاتعلق اور قرآن وحدیث سے تعلق و رابطہ باقی تھا۔ ہر دم حضرتؒ کی زبان پر دعا، کلمہ شریف، درود شریف جاری رہتا تھا۔ ہمیشہ حسن خاتمہ اور ایمان بالا خاتمہ کی دعا کرتے اور قبر اور موت کو ہمیشہ یاد رکھتے۔ 8 اگست 2015ء بروز ہفتہ دوپہر کو کچھ تکلیف زیادہ ہوئی تو ڈیرہ اسماعیل خان کے ہسپتال لے جانا پڑا ساتھ ماموں جان اور سینئر استاذ حضرت استاذ جی مولانا محمد زمان صاحب اور حضرت کے خادم خاص محمد سلیم اور منیر الدین ساتھ گئے۔ 1919ء کا چراغ جو قاضی نجم الدینؒ کے گھر روشن ہوا اور پوری زندگی 95 سال تک علوم نبوی ﷺ سے لوگوں کے قلوب منور کرتا رہا، 8 اگست 2015ء بمطابق ۲۲ شوال المکرم ۱۴۳۶ھ شب اتوار دس بجے بجھ گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

سوگواران میں ایک بیٹا قاضی محمد نسیم صاحب تین بچیاں سینکڑوں نواسے نواسیاں، پوتے پوتیاں اور ہزاروں روحانی اولاد کو چھوڑا۔ نماز جنازہ صبح گیارہ بجے ۲۳ شوال کو طے ہوا، اخباری اطلاعات کے مطابق نماز جنازہ میں تقریباً اسی ہزار سے لے کر ایک لاکھ کے درمیان علماء، صلحاء، مشائخ عظام، قراء وحفاظ کے علاوہ ہر مکتب فکر کے لوگ شریک ہوئے۔ نماز جنازہ پیر طریقت ولی کامل حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب کی اقتداء میں ایک بہت بڑے میدان میں ادا کی گئی۔ حضرت اقدسؒ کو جامع مسجد عثمانیہ کے قریب قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا جو 1983ء میں حضرت اقدسؒ نے ذاتی رقم سے ایک کنال کا رقبہ دو ہزار روپے میں خرید انصف کنال مسجد کیلئے اور نصف کنال ذاتی قبرستان کیلئے جسکے متولی حضرتؒ خود تھے۔

☆......☆......☆